UNIT II
MIL URDU
SEM 1st /2nd.

(36)

علامہ اقبال کی شاعری
علامہ کی حالاتِ زندگی

Date

علامہ اقبال کا پورا نام شیخ محمد اقبال تھا۔ اُن کا تعلق ایک کشمیری برہمن خاندان سے تھا جو کسی زمانے میں مسلمان ہو گیا تھا۔ اقبال کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ اقبال کی ولادت 22 فروری 1877ء کو سیالکوٹ میں ہوئی جو اب پاکستان کا حصہ ہے۔ اقبال کا آبائی وطن کشمیر تھا۔ ان کے بزرگ کشمیری پنڈت تھے۔ جو تقریباً تین سو سال پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ یہ کشمیری قبیلہ اُسی زمانے میں روزگار کے سلسلے میں سیالکوٹ ہجرت کر گیا تھا اور پھر ہمیشہ وہیں رہا۔ لیکن اقبال کو اپنے کشمیری ہونے پر ہمیشہ فخر تھا اور وہ کئی مرتبہ دور دراز کا سفر کر کے کشمیر آتے رہے ہیں۔

اقبال نے تمام بچوں کی طرح پہلے ایک مکتب مدرسے میں بیٹھ کر سیالکوٹ کے ایک مقامی مولانا سے عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر وہیں سے گورنمنٹ اسکول سیالکوٹ سے دسویں کا امتحان پاس کیا۔

آگے چل کر مشن کالج سیالکوٹ سے ایف۔اے کا امتحان امتیازی پوزیشن سے پاس کیا اور گریجویشن گورنمنٹ کالج لاہور سے پاس کی۔ میٹرک سے بی اے B.A تک اقبال نے ایک ہونہار طالب علم کی طرح خوب انعام اور اعزاز جیتے۔ عربی فارسی اردو کے علاوہ اُن کا سب سے پسندیدہ مضمون انگریزی تھا۔ گویا وہ لٹریچر اور ادب کے طالب علم بچپن سے ہی تھے۔ اِن تمام زبانوں میں خوب دسترس حاصل کرنے کی وجہ سے ان کی شاعری ہمیشہ ایک قابل اور زبان کے جانکار شاعر کی شاعری ثابت ہوتی رہی۔ ایک سے زیادہ زبانوں پر اسی قدرت کی وجہ سے اُن کی شاعری ہمیشہ دوسرے تمام شاعروں کے مقابلے منفرد بھی تھی اور بہترین بھی۔

لاہور میں ہی پنجاب یونیورسٹی سے فلسفی کے مضمون میں اقبال نے ایم اے پاس کیا وہ اُسی سال اپنی یونیورسٹی میں ایم اے کے طالب علموں میں Topper رہے۔ بعد کے زمانوں میں جب علامہ اقبال پروفیسر بن گئے تو انہوں نے اُسی کالج اور یونیورسٹی میں بچوں کو پڑھایا جہاں وہ خود پڑھے ہوئے تھے۔

28 سال کی عمر میں مزید تعلیم کے لئے اقبال انگلینڈ چلے گئے۔ انگلینڈ کی مشہور یونیورسٹی کیمبرج (Cambridge) سے انہوں نے Moral Philosophy کے مضمون میں اعلیٰ تعلیم کی ڈگری حاصل کی اور پھر آگے میونخ جرمنی چلے گئے اور اسی

مضمون میں ہی پی ایچ ڈی (PHD) کر لی۔ پھر واپس لندن انگلینڈ آ گئے اور لندن یونیورسٹی سے وکالت (law) کا امتحان پاس کیا۔ انہوں نے بیرسٹر بن کر اسی یونیورسٹی میں پڑھایا بھی۔ اور 1908ء میں ہندوستان واپس آ گئے۔ آتے ہی لاہور ہائی کورٹ میں وکالت شروع کر دی لیکن کچھ دیر بعد وکالت بھی چھوڑ دی اور مکمل طور پر شاعری کرنے لگ گئے۔

اقبال نے شاعری میں اتنا بڑا مقام بنا لیا کہ ہندوستان کے علاوہ ایران عرب افغانستان ترکی اور فرانس تک کے ملکوں میں ان کی انقلابی اور تحریک ساز شاعری کے چرچے ہونے لگے۔ اُن کا لکھا ہوا کلام دنیا کی ہر مشہور زبان میں ترجمہ ہونے لگا۔ ہندوستان کے ہر علاقے خصوصاً پنجاب دہلی لکھنؤ لاہور حیدرآباد کشمیر میں اُپنے شوق سے پڑھا جانے لگا۔ ان کی ایک ایک نظم درجنوں زبانوں کے اخبار و رسالوں میں شائع ہونے لگی۔ اُن کے بیشتر کلام کے مخاطب مسلمان تھے۔ وہ اپنی شاعری میں اگرچہ تمام انسانیت کی بات کرتے تھے لیکن ان کا focus زیادہ تر ہندوستان کے وہ مسلمان ہی رہتے تھے جو ابھی تک جہالت کم علمی اور ناتجربہ کار زندگی گزار رہے تھے۔ قوم و ملت میں اتحاد اور بھائی چارے کی زبردست کمی تھی

ہندوستان کے مسلمانوں کے علاوہ انکا بیشتر کلام ان تمام ہندوستانیوں سے بھی مخاطب تھا جو انگریزوں کے مقابلے میں جنگ آزادی لڑ رہے تھے۔ گاندھی نہرو جناح ابوالکلام آزاد بھگت سنگھ کی قیادت میں آزادی کے مشن پر رواں تھے۔ ان دونوں طبقوں کو بیدار اور متحد کرنے کے لئے علامہ اقبال نے بے شمار نظمیں اور غزلیں لکھیں۔ علامہ سیکولرازم کے بھی زبردست حامی تھے انہوں نے ہندو مسلم سکھ اتحاد کو موضوع بنا کر بھی ان مذہبوں کے تمام رہبروں مثلاً شری رام، گورو نانک دیو جی، حضرت محمدؐ وغیرہ کی شان میں نظمیں لکھیں۔

علامہ اقبال نے بچوں کو بھی ذہن میں رکھا اور بچوں کی تعلیم و تربیت کی نیت سے بہت سے آسان اور عام فہم اسکولی لیول کی نظمیں لکھیں۔ ہند کی زبانوں میں اردو کی تمام ابتدائی کلاسوں کے نصاب میں علامہ اقبال کی لکھی یہ تمام نظمیں آنے والی نسلوں نے بڑی دلچسپی سے پڑھیں اور زبانی یاد کیں۔

Scanned with CamScanner

اقبال نے ابتدا میں اردو شاعری کے مشہور شاعر استاد داغ دہلوی سے شاعری کی تعلیم اور اصلاح لی۔ استاد داغ کی استادی پہ کمال ہوا کہ تھوڑے ہی وقت میں وہ ہندوستان کی تاریخ کے نمائندہ شاعر بن گئے۔ علامہ اقبال سے پہلے اردو شاعری میں اتنی عظمت شہرت اور مقبولیت صرف غالب میر تقی میر اور انیس لکھنوی جیسے شاعروں کو ہی حاصل تھی۔

علامہ اقبال اپنے اسلوب فن اور (Style) کے انوکھے اور اکیلے شاعر ہیں۔ نہ ان سے پہلے کسی نے اس لہجے اور زبان میں شاعری کی تھی نہ ان کے بعد کسی کو اس لہجے میں شاعری کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ دراصل اقبال روایتی اور عام شاعر نہیں تھے انہوں نے باضابطہ تمام دنیا کی زبانوں کا ادب قریب سے پڑھا ہوا تھا۔ غالب، میر کی طرح مولانا رومی، فردوسی، شیکسپیئر، گوئٹے، ملٹن، ورڈزورتھ، ٹیگور، بابا فرید، بلھے شاہ، میرا بائی اور کوی سور داس بھی ان کے مطالعے کا حصہ رہے تھے وہ فلسفہ، دین، تصوف، سیاست، ادب اور ثقافت کے بھی طالب علم تھے۔ یہ تمام زندگی کے تجربے ان کی شاعری کے معیار کو بڑھانے میں بنیادی رول ادا کرتے رہے۔

ان کی شاعری اخلاقی قدروں سے بھری ہوئی تھی۔ ان کا ہر شعر پڑھنے والے کی روح تک کو متاثر کرتا ہے۔ ان کے جذبۂ عشق اور خودی کے اشعار ایک عام قاری (Reader) کی زندگی میں طوفانی تبدیلی لے آتے ہیں۔ علامہ اقبال کا لکھا ایک ایک شعر، ایک ایک نظم ہندوستانی عوام کی زندگی کے لیے تحریک اور تبلیغ کا کام کرتا ہے۔

علامہ کی شاعری اگر غور و فکر سے ایمانداری سے پڑھا جائے تو انسان کی زندگی کے تصورات بدل سکتے ہیں۔ علامہ اقبال نے اردو کے پہلے شاعر ہیں جن کے اشعار غالب کی طرح ہر انسان کی یادداشت کا حصہ بن گئے۔ علامہ اقبال کی شاعری یا نظم گوئی محض ادب کا ایک نمونہ ہی نہیں ہے بلکہ انسانی ضمیر کو بیدار کرنے والا ایک انقلابی اور پیغامی کلام ہے۔

علامہ اقبال کا شاعری کلام ان کی مشہور کتابوں بانگ درا، ارمغان حجاز، اقبال نامہ، جاوید نامہ، بال جبریل، کلیات اقبال وغیرہ میں شامل ہے۔

علامہ اقبال 21 اپریل 1938ء کو لاہور میں وفات فرما گئے اور ان کی آرام گاہ پاکستان کی مشہور شاہی مسجد کے احاطے میں بنائی گئی۔ آج بھی علامہ کے لاکھوں چاہنے والے دن رات ان کی قبر کی زیارت کو لاہور پہنچتے ہیں۔